ہائی کورٹ آف سندھ کراچی

CP No. D-1606 of 2009

تاریخ	جج کے دستخط کے ساتھ حکم
روبرو:	**جناب جسٹس صلاح الدین پنہور، جج**
	جناب جسٹس عبدالرحمٰن، جج
درخواست گزاران:	راہ راست ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، بذریعہ چیئرمین، آغا سید عطاء اللہ شاہ، بذریعہ وکیل طارق منصور
جواب دہندہ نمبر ۱:	صوبہ سندھ بذریعہ جناب جواد ڈیرو، ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سندھ
جواب دہندہ نمبر ۲:	سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی کے لیے نیمو
سماعت کی تاریخ:	28.03.2024
فیصلے کی تاریخ:	**17.05.2024**

صلاح الدین پنہور، ج:- یہ آئینی درخواست، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 199، 1973 کے تحت، ایک باضابطہ رجسٹرڈ ٹرسٹ کی طرف سے داخل کی گئی ہے، جس کی نمائندگی اس کے چیئرمین کر رہے ہیں۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ "پبلک لیویٹریز" کا استعمال ایک ناگزیر حیاتیاتی ضرورت ہے، حالانکہ درخواست گزاروں نے بارہا مطالبہ کیا کہ عام لوگوں خصوصاً خواتین کو ایسی بنیادی ضرورت فراہم کی جائے، لیکن جواب دہندگان کوئی توجہ نہیں دے رہے ہیں، اس طرح ان کا ایسا سست رویہ نہ صرف ماحول کو خراب کر رہا ہے بلکہ خاص طور پر خواتین کے لیے بڑی مشکلات بھی بڑھ رہی ہیں؛ جواب دہندگان کا فرض ہے کہ وہ عوامی مقامات بشمول بس اسٹاپ، بازار، شاپنگ سینٹرز، پارکس، سرکاری دفاتر، ہسپتال وغیرہ پر عوامی بیت الخلاء کی سہولت فراہم کریں، درخواست گزار کی بار بار کی درخواست پر جواب دہندگان نمبر 1 نے شاہراہ فیصل کے بعض بس اسٹاپوں پر چند عوامی بیت الخلاء کی عمارتیں تعمیر کیں، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہر بس سٹاپ پر دکان بھی بنائی گئی، جو ان کے پسندیدہ افراد کو بغیر نیلامی کے الاٹ کر دی گئی، حالانکہ درخواست گزار کی طرف سے نہ تو اس کا مطالبہ کیا گیا تھا اور نہ ہی یہ عوامی مطالبہ تھا؛ مریضوں کے لیے ہسپتالوں اور طلباء کے لیے اسکولوں/کالجوں میں موجود عوامی بیت الخلاء یا تو فعال اور/یا مناسب طریقے سے صاف/برقرار نہیں ہیں؛ 19 نومبر کو دنیا بھر میں "ورلڈ ٹوائلٹ ڈے" منایا جا رہا ہے، جیسا کہ اقوام متحدہ کے ادارے (یو این او) نے اعلان کیا ہے کہ ہم عالمی سطح پر صفائی کے بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج تک 3.6 بلین لوگ انتہائی ناقص اور غیر صحت مند حالات میں زندگی گزار رہے ہیں جن میں ناقص کوالٹی کے بیت الخلاء ہیں یا نہ ہی کوئی بیت الخلاء جو ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں اور ان کے ماحول کو بھی آلودہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی وہ لوگ جو صفائی کے مناسب اصولوں کی پابندی کر رہے ہیں۔ صحت عامہ کے اچھے منصوبے زیر زمین پانی کی حفاظت کے لیے ضروری ہیں، لیکن جہاں یہ نہ ہوں وہاں انسانی فضلہ دریاؤں، جھیلوں، مٹی اور یقیناً زیر زمین پانی کو آلودہ کر سکتا ہے۔

۲۔ ہر سال، جواب دہندگان کو بیت الخلا کے بہتر ماحول کے لیے بیداری بڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن وہ عام لوگوں خصوصاً خواتین کو بیت الخلا کے بہتر انتظامات/ماحول فراہم کرنے کے لیے کوئی اقدام کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ لہٰذا، درخواست گزار نے درج ذیل ریلیف کی درخواست کی ہے:

1. یہ قرر دینا کہ "عوامی بیت الخلاء" اور ان کواستعمال کرنے والوں کے حقوق بنیادی انسانی حقوق ہیں جو کہ ناگزیر حیاتیاتی ضرورت ہے، اور پائیدار صفائی کے ساتھ عوام کی طرف سے تمام عوامی مقامات پر فعال "عوامی بیت الخلاء" کی کافی تعداد "عام عوام" کی صحت، سکون، عزت، وقار، عزت نفس اور ذہنی سکون (بشمول خواتین اور بچوں) کے لیے لازمی طور پر ضروری ہے اور اس کی مناسب دیکھ بھال/صفائی حفظان صحت کے ماحول کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ، قوم کی شبیہ کو بڑھانے کے لیے موزوں ہے۔

2. جواب دہندہ نمبر 1 کو ہدایت کرنا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ "عوامی ٹوائلٹس" (مرد اور زنانہ) پانی اور صفائی کی مطلوبہ شرائط کے ساتھ تین ماہ کے اندر اندر صوبہ سندھ کے تمام عوامی مقامات، بشمول تمام بس اسٹاپ، بازار، تھانے، ٹی پی او آفس، سرکاری ہسپتال، سکول، کالج، مزارات، ای ڈی او آفس، ٹاؤن ناظم کے دفاتر، پارکس، یوٹیلیٹی سٹورز، پاسپورٹ آفس، نادرا دفاتر، پکنک پوائنٹس، سیاحتی مقامات، میوزیم، قبرستان، کھیل کے میدان اور بینک میں تعمیر اور فعال بنائے جائیں۔

3. جواب دہندہ نمبر 2 کو ہدایت کرنا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ "عوامی ٹوائلٹس" (مرد اور زنانہ) مطلوبہ پانی اور صفائی کے حالات کے ساتھ تین ماہ کے اندر، CDGK کی حدود میں تمام عوامی مقامات بشمول بس اسٹاپ اور بازاروں سمیت مزارات، پارکس، اوور ہیڈ پلوں کے نیچے، تھانوں کے قریب، ٹی پی او آفس، سرکاری ہسپتال، سکول، کالج اور ای ڈی او آفس، ٹاؤن ناظم دفاتر، یوٹیلیٹی اسٹورز، پاسپورٹ آفس، نادرا دفاتر، پکنک پوائنٹس، سیاحتی مقامات، میوزیم، قبرستان۔ ، کھیل کے میدان اور بینک وغیرہ میں تعمیر اور فعال بنائے جائیں۔

4. جواب دہندگان کو ہدایت دینا کہ وہ فوری طور پر "پبلک ٹوائلٹس" (مرد اور خواتین) کے لیے پانی کے کنکشن کے ساتھ جگہوں کی شناخت/ نشان زد کریں اور فراہم کریں اور ساتھ ہی ساتھ مخیر حضرات اور پبلسٹی کے عادی کمرشل فرموں، مینوفیکچررز اور موبائل فون کمپنیوں وغیرہ کو تعمیر کرنے کے لیے مدعو/ توجہ مبذول کریں، "عوامی بہبود" کے اس مقصد کی خدمت کرتے ہوئے ایسے "پبلک ٹوائلٹس" کی اونرشپ لیں اور ان کا انتظام کریں، اس کے علاوہ، کراچی اور صوبہ سندھ کے دیگر عوامی مقامات پر اپنی فرموں/مصنوعات کے مناسب پبلسٹی بورڈ آویزاں کریں تاکہ سرکاری خزانے پر اور عوام سے کوئی فیس وصول کیے بغیر اخراجات کے بوجھ سے بچنے کے امکانات ہوں۔

5. جواب دہندہ نمبر 1 کو ہدایت کرنا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ تمام صوبائی محکموں کی عمارتوں میں خاص طور پر محکمہ صحت اور تعلیم کی عمارتوں میں "عوامی بیت الخلاء" (مرد اور خواتین) کو پانی اور صفائی کی مطلوبہ شرائط کے ساتھ فوری طور پر فعال بنایا جائے۔

6. جواب دہندگان کو ہدایت دینا کہ وہ بیت الخلاء اور صفائی ستھرائی کے حالات کو بہتر بنانے کے لیے "ٹوائلٹ استعمال کرنے والوں کے حقوق" کے لیے بیداری پیدا کرنے کے لیے اقدامات کریں جو صحت اور حفظان صحت کے ماحول کی بہتری کے لیے سازگار ہیں۔

7. جواب دہندگان کو ہدایت کرنا کہ وہ اس پٹیشن کی لاگت اور اخراجات درخواست گزار کو ادا کریں اور ناظر کے معائنے کی فیس (اگر کوئی ہے) ادا کریں کیونکہ درخواست گزار کا راہ راست ٹرسٹ کسی بھی قسم کی فنڈ اکٹھا کرنے کی سرگرمی میں ملوث نہیں ہے۔

۳. درخواست گزار نے کراچی میں عوامی بیت الخلاء کے اعداد و شمار کو ظاہر کرتے ہوئے بیان بھی دائر کیا ہے، جو درج ذیل ہے:

"1. کراچی میں کل 182 قبرستان ہیں۔ ان میں سے 163 مسلمانوں کے لیے اور 19 غیر مسلموں کے لیے ہیں۔ 70 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کراچی کے کنٹرول میں ہیں جب کہ 112 کی انجمنیں دیکھ بھال کرتی ہیں لیکن وہاں پبلک ٹوائلٹ کی سہولت موجود نہیں ہے۔" ان قبرستانوں میں

2. کراچی میں 970 سے زائد چوک/بس اسٹاپ ہیں اور CDGK نے اب تک 250 سے زائد بس اسٹاپ دکانیں کھولنے کے ساتھ ساتھ کمرشل بل بورڈ وغیرہ کی نمائش کے لیے کرائے پر دیے ہیں لیکن متعلقہ انتظامیہ پبلک ٹوائلٹ کی سہولت فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔

3. کراچی میں 18 ٹاؤنز اور 178 یونین کونسلز ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں دو سے زیادہ شاپنگ سینٹرز/مارکیٹ ہیں جن میں پبلک ٹوائلٹ کی سہولت نہیں ہے۔

4. 133 سے زیادہ جنرل ہسپتال/کلینکس ہیں، جن میں مریضوں کے وزٹرز/اٹینڈینٹس کے ساتھ ساتھ ان ہسپتالوں کے باہر انتظار کرنے والے گاڑیوں کے غوطہ خوروں کے لیے پبلک ٹوائلٹ کی سہولت نہیں ہے۔

5. نادرا دفاتر، ٹاؤن ناظم کے دفاتر، پاسپورٹ دفاتر، تعلیمی اداروں، یوٹیلیٹی اسٹورز، پکنک پوائنٹس، سیاحتی مقامات پر پبلک ٹوائلٹ کی سہولیات دستیاب نہیں ہیں۔

6. سی ڈی جی کے کی علمی کونسل نے کیماڑی ٹاؤن کے چھ (6) پبلک ٹوائلٹس کی فہرست پیش کی ہے اور لیاری ٹاؤن میں تعمیر کیے جانے والے سات پبلک ٹوائلٹس کی فہرست بھی پیش کی ہے لیکن اس نے زبانی طور پر صرف 19 جگہیں بتائی ہیں جہاں میٹروپولیس میں پبلک ٹوائلٹس دستیاب ہیں۔ کراچی جیسا کہ اوپر پیرا 1 سے 5 میں بیان کردہ پبلک ٹوائلٹس کی مطلوبہ تعداد کے خلاف ہے۔

7. اسی طرح صوبہ سندھ کے تمام شہروں اور قصبوں میں اس طرح کے پبلک ٹوائلٹ کی سہولیات درکار ہیں جن کے لیے جواب دہندہ نمبر 1 ذمہ دار ہے۔"

۴۔ درخواست گزار کے وکیل نے استدلال کیا کہ یہ پٹیشن اسلامی جمہوریہ پاکستان 1973 کے آئین کے تحت درج عوام کے مفاد سے متعلق ہے اور پاکستان اقوام متحدہ کے بچوں، خواتین اور معذوروں کے حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کا دستخط کنندہ ہونے کے ناطے اپنے شہریوں کے لیے صحت، تحفظ اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کا پابند ہے۔ اس نے اپنی گذارشات کی حمایت میں مجوزہ عوامی بیت الخلاء کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے بین الاقوامی معاہدوں کے حوالے سے خط و کتابت/ خلاصہ رپورٹ پر بھی انحصار کیا ہے۔

۵۔ اس تجویز میں کوئی قباحت نہیں کہ صحت، حفاظت اور صاف ستھرے ماحول کی فراہمی اس ملک کے ہر شہری کا ناقابل تنسیخ حق ہے۔

فاضل اے اے جی کے ساتھ ساتھ سرکاری جواب دہندگان کے وکیل نے بھی اعتراف کیا ہے کہ عوامی مقامات پر عوامی بیت الخلاء کی کمی / عدم دستیابی کی وجہ سے خاص طور پر خواتین اور بچوں کو بہت زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ تاہم، سی ڈی جی کے کے وکیل نے کراچی میں عوامی مقامات پر عوامی بیت الخلاء کی تفصیلات کے ساتھ بیان درج کیا جو درج ذیل ہے:

سیریل نمبر	پارک کا نام	مقام	ڈویژن	ریمارکس
۱	ہل پارک	پی ای سی ایچ ایس	III	عوامی بیت الخلاء
۲	تعلیمی باغ	گلبرگ	IV	عوامی بیت الخلاء
۳	باغ جناح	فاطمہ جناح روڈ	II	عوامی بیت الخلاء
۴	گلشن جناح	ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ	II	عوامی بیت الخلاء
۵	باغ ابن قاسم	میرین ڈریون روڈ	I	عوامی بیت الخلاء
۶	ST-22	کلفٹن بلاک-V	I	عوامی بیت الخلاء
۷	ST-10	کلفٹن بلاک II	I	عوامی بیت الخلاء
۸	امیر خسرو پارک	کلفٹن بلاک 04	I	عوامی بیت الخلاء

۶. اس کے علاوہ، ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ لوکل گورنمنٹ نے کراچی ڈویژن کے اندر عوامی صفائی کی سہولیات کے منصوبے پر عمل درآمد کی نگرانی کے لیے تمام متعلقہ اسٹیک ہولڈرز پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی تھی۔ مزید برآں، یہ لکھا کیا گیا ہے کہ مختلف عوامی بیت الخلاء کی مرمت کی فوری ضرورت ہے۔ ان سہولیات کی ایک انوینٹری جس پر فوری توجہ کی ضرورت ہے مناسب طور پر پیش کر دی گئی ہے اور غور کے لیے ریکارڈ پر رکھی گئی ہے جس میں لکھا ہے:

پبلک لیٹرین کی فہرست جن کی مرمت کے کام کی ضرورت ہے

(صدر زون)

سیریل نمبر	مقام
1	لی مارکیٹ (اندر) نمبر III
2	ایمپریس مارکیٹ (نزد ڈرائی فروٹ مارکیٹ)
3	مین صدر آفس (لیڈیز) آف پریڈی اسٹریٹ
4	حسن علی ہوتھی مارکیٹ، رنچھور لائن
5	فریئر مارکیٹ، شارع لیاقت
6	میٹھا در، ٹھٹھہ بس سٹاپ، لی مارکیٹ
7	بابائے اردو روڈ، نزد قسمت نالہ
8	ہیرا لال گناترا روڈ، رنچھور لائن
9	پنکھا لائن، رنچھور لائن
10	مراد خان روڈ (گارڈن) یوسی 7، چڑیا گھر
11	کاکا اسٹریٹ، پرانا حاجی کیمپ، یوسی 1، آف نشتر روڈ
12	راگھو دانا اسٹریٹ، یوسی 6، آف جمیلہ اسٹریٹ
13	ریگل چوک، یوسی 8، پریڈی اسٹریٹ
14	بیچ پارک کے قریب (02 سیٹ)، جنٹس اینڈ لیڈیز، میرین ڈرائیو سڑک
15	کے ایم سی ٹیکونا لیٹرین، اولیاء مسجد کے قریب، نشتر روڈ
16	تانگا اسٹینڈ لی مارکیٹ یوسی 10
17	بندے علی قاسم علی روڈ، موسیٰ لین
18	کھڈا مارکیٹ

۷. مزید یہ بات ریکارڈ پر لائی گئی ہے کہ متعلقہ محکمے کی جانب سے مندرجہ ذیل مقامات پر نئی عوامی بیت الخلاء کی تعمیر کی تجویز بھی دی گئی تھی، جس کے مطابق:

نئے پبلک لیٹرین کی تعمیر کی تجویز

سیریل نمبر	مقام
1	محمود شاہ روڈ، اسپینسر ہسپتال کے عقب میں، ٹمبر مارکیٹ
2	محمود شاہ روڈ، پرانا حاجی کیمپ، لنڈا بازار
3	بولٹن مارکیٹ نزد ڈسٹ بن
4	ینگ ہسبینڈ روڈ، اللہ رکھا پارک کے کونے پر
5	ایم اے جناح سڑک اپوزٹ ایدھی مرکز، بس اسٹاپ
6	ایڈول جی ڈینشا روڈ، ینگ ہسبینڈ روڈ کا جنکشن
7	ایم اے جناح سڑک، سعید منزل، بس اسٹاپ
8	ککڑی گرائونڈ گیٹ (خواتین اور مرد)
9	ماڑی پور روڈ نزد ٹی سی ایف اسکول (مرد)
10	مرزا آدم خان روڈ نزد پی آئی اسٹاپ (مرد)
11	راحت ہوٹل نزد میوا شاہ پل (مرد)
12	فقیر محمد دورا خان روڈ نزد شاہین اسکول

۸۔ ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے بیان درج کرایا منسلکہ دستاویزات کے ساتھ جن میں تمام سندھ بھر کے مختلف ٹی ایم اے میں بیت الخلاء کی تفصیلات درج کی گئی ہیں، جو یہ ہیں:

۱۔ ٹی ایم اے ڈگری — عوامی بیت الخلاء ڈگری اور ٹی جے محمد کے بس اسٹاپوں پر اور مساجد کے قریب دستیاب ہیں۔

۲۔ ٹی ایم اے مٹھی — ۱۳عوامی بیت الخلاء مٹھی ٹائون میں دستیاب ہیں۔

۳۔ ڈی سی او عمر کوٹ — ۹ عوامی بیت الخلاء دستیاب ہیں۔

۴۔ ڈی سی او دادو — ۱۰ عوامی بیت الخلاء ڈسٹرکٹ اور تعلقہ ہیڈکوارٹر دادو میں دستیاب ہیں۔

۵۔ ڈی سی او جیکب آباد — ٦ عوامی بیت الخلاء سٹی اور ٹی ایم اے جیکب آباد میں دستیاب ہیں۔

٦۔ ٹی ایم اے بدین — ۲۱ عوامی بیت الخلاء بدین ٹائون میں دستیاب ہیں۔

۷۔ ڈی سی او شہید بینظیر آباد — ۱۱ عوامی بیت الخلاء دستیاب ہیں۔

۸۔ ڈی سی او شکارپور — ۲۲ عوامی بیت الخلاء دستیاب ہیں۔

۹۔ ڈی سی او گھوٹکی — گھوٹکی کنگھا، میرپور ماتھیلو اور اوبارو میں عوامی استعمال کے لیے عوامی بیت الخلاء دستیاب ہیں۔

سیریل نمبر	صحت کی سہولیات کی قسم	پائپ شدہ عوامی بیت الخلاء کا نام	
		مرد	عورت
1	پی ایم سی ہسپتال، نواب شاہ	120	120

2	ای ڈی او (ہیلتھ) آفس شہید بینظیر آباد	20	5
3	ٹی ایچ کیو ہسپتال	14	10
4	آر ایچ سیز	45	45
5	بی ایچ یوز	38	38
6	سرکاری ڈسپینسری / ایم سی ایچ سینٹرز	65	65
ٹوٹل مرد و خواتین		302	283

۹. ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے کمشنر حیدرآباد ڈویژن کی رپورٹ جمع کرائی، جس میں عوامی بیت الخلاء کی تعمیر اور دیکھ بھال کی وضاحت کی گئی ہے، جو کہ درج ذیل ہے:

ڈسٹرکٹ	تعلقہ کا نام	تعمیر شدہ عوامی بیت الخلاء کا مقام	تعمیر / دیکھ بھال کرنے والا	مقام جہاں عوامی بیت الخلاء بنائے جانے ہیں	تعمیر / دیکھ بھال کرنے کے لئے
حیدرآباد	حیدر آباد سٹی	1. بس اسٹاپ بکرا منڈی ہالا روڈ 2. مارکیٹ چوک بالمقابل: پوسٹ آفس مارکیٹ 3. ٹاور مارکیٹ (کھٹ میٹھا مارکیٹ) 4. مائی کھیری مسجد کے قریب فقیر کاپیر			
	لطیف آباد	1. بدین بس اسٹاپ	ٹی ایم اے لطیف آباد		
		2. گرین بیلٹ یونٹ نمبر ۷، لطیف آباد			
ٹنڈو محمد خان	ٹنڈو محمد خان	2 بیت الخلاء نزد وسائی جو پیر یوسی نمبر 3، ٹی ایم خان سٹی	ٹی ایم اے ٹی ایم خان	پھلیلی پل ٹی ایم خان سٹی کے قریب 2 بیت الخلا	ٹی ایم اے ٹی ایم خان
		اولڈ جنرل بس سٹینڈ یوسی نمبر 1 ٹی ایم خان سٹی میں 2 بیت الخلاء	ٹی ایم اے ٹی ایم خان		
	بلڑی شاہ کریم	درگاہ بلڑی شاہ کریم میں ٦ بیت الخلاء	ٹی ایم اے بلڑی شاہ کریم	ٹی ایم اے	
		خواتین انتظار گاہ رومز، بتھوری روڈ بس اسٹینڈ میں ۲ بیت الخلاء	ٹی ایم اے بلڑی شاہ کریم		
		بس اسٹاپ پنیاری موری میں ایک بیت الخلاء	ٹی ایم اے بلڑی شاہ کریم		

ٹنڈو الہ یار	ٹنڈو الہ یار	مین بس اسٹاپ، ٹنڈو الہ یار میں تعمیر شدہ ۲ بیت الخلاء	ٹرانزیشن آفیسر / ٹی ایم او ٹنڈو الہ یار	میونسپل گارڈن کے احاطے میں 2 بیت الخلاء بنائے جائیں گے	ٹرانزیشن آفیسر / ٹی ایم او ٹنڈو الہ یار
مٹیاری	مٹیاری	-	-	مٹیاری خیبر، اوڈیرولال اسٹیشن اور نصرپور میں 12 پبلک ٹوائلٹس بنائے جائیں گے	ٹی ایم اے مٹیاری
	ہالا	بھٹ شاہ ٹائون	ٹی ایم اے ہالا	نزد ادتو روم بھٹ شاہ اور نزد اللہ چوک	ٹی ایم اے ہالا
	نیو سعیدآباد	۱۔ قبرستان نمبر ۱ ۲۔ جامعہ مسجد	ٹی ایم اے سعیدآباد	۱۔ سول ہسپتال ۲۔ پبلک پارک	ٹی ایم اے سعید آباد
دادو	دادو	۱۔ بس اسٹینڈز پر ۳ بیت الخلاء ۲۔ شاہ جہاں پارک دادو اسٹینڈز پر ۳ بیت الخلاء	ٹی ایم اے دادو	۱۔ سول ہسپتال دادو ۲۔ ڈی ایچ او دادو ۳۔ بی ایچ سی مخدوم بلاول ۴۔ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ دادو ۵۔ ای ڈی او سی ڈی ڈی ٦۔ گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ کمرشل ایجوکیشن دادو ۷۔ زیڈ ٹی بی دادو ۸۔ ڈی ایف او دادو ۹۔ گورنمنٹ گرلز کالج دادو میں ۱۰ بیت الخلاء ۱۰۔ یوٹیلیٹی اسٹور دادو ۱۱۔ اے سی آفس دادو ۱۲۔ مختیارکار آفس دادو ۱۳۔ نیو بس ٹرمینل دادو	ڈیفنکٹ ای ڈی او (ڈبلیو اینڈ ایس) دادو موجودہ ایکس ای این بلڈنگ پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ دادو اور تمام ٹی ایم ایز ڈسٹرکٹ دادو
	جوہی	-	-	۱۔ اے سی آفس جوہی ۲۔ مختیارکار آفس جوہی ۳۔ تعلقہ ہسپتال جوہی ۴۔ آر ایچ سی ڈرگھبالا	

	کے این شاہ	-	-	۱۔ اے سی آفس کے این شاہ ۲۔ مختیارکار آفس کے این شاہ ۳۔ تعلقہ ہسپتال کے این شاہ ۴۔ آر ایچ سی سائیٹ روڈ	
	میہڑ	۱۔ مصطفیٰ خان بیٹو اسٹور میہڑ ۲۔ مسافر خانہ فرید آباد بس اسٹاپ	ٹی ایم اے میہڑ	۱۔ تعلقہ ہسپتال میہڑ ۲۔ آر ایچ سی راندھن ۳۔ بی ایچ یو نو گوٹھ ۴۔ اے سی آفس میہڑ ۵۔ مختیارکار آفس میہڑ ٦۔ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹیٹیوٹ میہڑ	
بدین	بدین	۱۔ حیدرآباد بس اسٹاپ، بدین ۲۔ گولارچی بس اسٹاپ، بدین ۳۔ کادہان بس اسٹاپ، بدین ۴۔ خوسکی بس اسٹاپ، بدین ۵۔ سیرانی بس اسٹاپ، بدین	ٹی ایم اے بدین	-	-
	ایس ایف راہو	۱۔ بدین کراچی روڈ، گولارچی ۲۔ جامعہ مسجد، گولارچی ۳۔ تعلقہ ہسپتال گولارچی کے عقب میں ۴۔ سیم نالا کریو گنہور ٹائون	ٹی ایم اے ایس ایف راہو	-	-
	ماتلی	-	-	جنرل بس اسٹاپ ماتلی	ٹی ایم اے ماتلی
	تلہار	-	-	جنرل بس اسٹاپ تلہار	ٹی ایم اے تلہار
	ٹنڈو باگو	-	-	جنرل بس اسٹاپ ٹنڈو باگو	ٹی ایم اے ٹنڈو باگو
	نواب شاہ	مارکیٹ کمیٹی آفس، نواب شاہ			

شہید بینظیر آباد		نئی سبزی منڈی، نواب شاہ	مارکیٹ کمیٹی، نواب شاہ		
		ایس جے ایس آفس مارکیٹ کمیٹی، سبزی منڈی، نواب شاہ			
		پی ایس اے سیکشن	پولیس ڈپارٹمنٹ	پی ایس ایئرپورٹ نواب شاہ	پولیس ڈپارٹمنٹ نواب شاہ
		پی ایس بی سیکشن			
		پی اپس تعلقہ			
		ایس ایس پی آفس		-	-
		ریجنل پاسپورٹ آفس نواب شاہ	ریجنل پاسپورٹ آفس نواب شاہ	-	-
		ڈی سی آفس	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ		
		ڈسٹرکٹ اکائونٹس آفس			
		ایس ای ورکس اینڈ سروسز			
		ڈپٹی ڈائریکٹر ایگریکلچر ایکسٹینشن			
		ای ڈی او (ہیلتھ)			
		ایکس ای این بلڈنگ ڈویژن			
		ایکس ای این ایجوکیشن ورکس	ایجوکیشن ورکس		
		ایکس ای این ہائی ویز ڈویژن	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ		
		ڈسٹرکٹ فارسٹ آفیسر			
		اے سی نواب شاہ			
		مختیار کار نواب شاہ			
		اے ای این بلڈنگ سب ڈویژن ون نواب شاہ			
		سانگھڑ بس اسٹاپ نذد ریلوے لائن نواب شاہ	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ / ٹی ایم اے نواب شاہ		
		بی ایچ یو کرم جمالی	ورکس اینڈ سروسز ڈپارٹمنٹ	جی ڈی بروہی کاٹن فیکٹری	
		بی ایچ یو اللہ بخش مگسی		جی ڈی لائق زرداری	
		بی ایچ یو خیر بخش		جی ڈی لائنپر نواب شاہ	
		بی ایچ یو ٹری مور		جی ڈی عثمان لاکھو	
		ایم سی ایچ سینٹر مانوآباد		جی ڈی لائق زرداری	

		ایم سی ایچ سینٹر نور نواز زرداری		جی ڈی علی حسن مگسی	
		ایم سی ایچ لائق زرداری	-	جی ڈی نیازی خان سیال	
		الفتح بینک لمیٹڈ نواب شاہ	الفلح بینک		
		دس واشرومز / عوامی بیت الخلاء شہید بینظیر بھٹو میوزیم، آرٹ گیلری اور عوامی پارک، نواب شاہ			
		ای ڈی یو ڈیپارٹمنٹ دس عوامی بیت الخلاء ایجوکیشن اور لٹریسی ڈپارٹمنٹ کے عوامی مقام پر 1668 بیت الخلاء پرائمری اور ہائر سکینڈری اسکولز میں 50 بیت الخلاء ایجوکیشن اور لٹریسی ڈپارٹمنٹ اسٹاف کے لیئے			
		پی ایس جمال شاہ پی ایس داتر پی ایس گوپچانی پی ایس دوڑ پی ایس باندھی پی ایس ساٹھ میل	پولیس ڈپارٹمنٹ نواب شاہ		
		مختیار کار دوڑ	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ		
		نزد درگاہ سخی جام داتر	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ / ٹی ایم اے دوڑ		
		اریگیشن باغ دوڑ	ٹی ایم اے دوڑ		
		بس اسٹاپ نزد اسد ہوٹل دوڑ			
		ہوٹل فقیر یو سی جھوڑو			
		آر ایچ سی دوڑ		جی ڈی دوڑائی مہر	
		آر ایچ سی باندھی		جی ڈی نواز ڈاھری	
		آر ایچ سی چانک نمر ۳		جی ڈی سومار کورائی	
		آر ایچ سی یار محمد جامالی		جی ڈی غازی خان بھرگری	

	جی ڈی دوست محمد ہسبانی		بی ایچ یو کریم بخش ڈاہری		
	جی ڈی جھوڑو شر		بی ایچ یو ساٹھ میل		
	جی ڈی عثمان سیٹھر		بی ایچ یو بچیری		
	جی ڈی عباس کیریو		بی ایچ یو اصغرآباد		
	جی ڈی خان محمد گورچانی		بی ایچ یو جام صاحب		
	مندھ جامرائو		بی ایچ یو اڑسٹھ موری		
			بی ایچ یو گوپچانی		
			ایم سی ایچ سینٹر علی جان بروہی		
			ایم سی ایچ سینٹر غلام حیدر شاہ		
			ایم سی ایچ سینٹر محمد شفیع گجر		
			ایم سی ایچ غلام محمد		
		پولیس ڈپارٹمنٹ	پی ایس ساکرنڈ پی ایس کھندھر پی ایس مری جلبانی پی ایس لاکھت پی ایس کھاہ پی ایس نصری پی ایس مہراب راہو	ساکرنڈ	
		بلڈنگ ڈپارٹمنٹ	اے سی ساکرنڈ		
			مختیارکار ساکرنڈ		
			چلڈرن پارک ساکرنڈ		
			تعلقہ ہسپتال		
	جی ڈی ایگریکلچر فارم		آر ایچ سی مہر علی جمالی		
	جی ڈی شاہ عنایت		آر ایچ سی مہراب پور		
	جی ڈی قیصر خان چانڈیو	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ / ٹی ایم اے ساکرنڈ	بی ایچ یو کرم علی جمالی		
	جی ڈی کھدر		بی ایچ یو حسن جمالی		
	جی ڈی کالے بخش رند		بی ایچ یو سکھیو مناہیجو		
	جی ڈی گھنوار		بی ایچ یو مجید کیریو		
	جی ڈی لکھت		بی ایچ یو بدھل شاہ		
	جی ڈی رہیمو کیریو		بی ایچ یو پنہل خان چانڈیو		
	جی ڈی پلیو کیریو		بی ایچ یو ڈنو شاہ		

		بی ایچ یو شامل انڑ		جی ڈی سعیدی چاڑ	
		بی ایچ یو کباڑ لکھمیر		جی ڈی فتح الزرداری	
		بی ایچ یو جلالانی		جی ڈی فضل کیریو	
		بی ایچ یو حما / فقیر		جی ڈی پنھوں خان جمالی	
		بی ایچ یو محمد خان مگسی			
		بی ایچ یو ماڈل ویلیج			
		بی ایچ یو مری جلبانی			
		ایم سی ایچ سینٹر شاہ میر زرداری			
		ایم سی ایچ سینٹر حاجی مراد علی			
		ایم سی ایچ سینٹر ناصر شریف			
		ایم سی ایچ سینٹر بخشو مگسی			
	قاضی احمد	پی ایس قاضی احمد پی ایس بچل پی ایس کشورپور پی ایس دولت پور پی ایس پبجو پی ایس علی آباد پی ایس کندہ			
		اے سی آفس قاضی احمد	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ	پی ایس مرزا پور	
		جمال شاہ روڈ @ فضل شاہ قبرستان قاضی احمد	بلڈنگ ڈپارٹمنٹ / ٹی ایم اے قاضی احمد		
		وین اسٹاپ قاضی احمد			
		مرکزی امام قاضی احمد			
		منی امام بارگاہ قاضی احمد			
		ٹی ایم اے آفس قاضی احمد	ٹی ایم اے قاضِ احمد		
		امام بارگاہ نان اسٹاپ دولت پور			
		درگاہ حسن شاہ جہانیاں شاہ پور			
		باب جہانیاں شاہ پور جہانیاں			

		ایچ آر سی قاضی احمد		جی ڈی گاہند	
		آر ایچ سی دولت پور		جی ڈی اللہ بخش کوبر	
		آر ایچ سی شاہ پور جہانیاں		جی ڈی مناہرو	
		بی ایچ یو کوٹ مقبول شاہ		جی ڈی جھونجہاں	
		بی ایچ یو بڈو مہر		جی ڈی توتی	
		بی ایچ یو نواب ولی محمد		جی ڈی اللہ بخش فوجی	
		بی ایچ یو رمضان راہو		جی ڈی میر کریم بخش تالپر	
		بی ایچ یو مقیم ڈاہری			
		بی ایچ یو کھر			
		بی ایچ یو غلام محمد جمالی			
		بی ایچ یو ہبیری			
		بی ایچ یو مٹھو کھا جوکھیو			
		بی ایچ یو سن ساوری			
		بی ایچ یو قطبی			
		بی ایچ یو چتون شاہ			
		ایم سی ایچ سینٹر عاقل راہو			
		ایم سی ایچ سینٹر بھائی خان جمالی			
ٹھٹہ	سجاول	ایک عوامی بیت الخلاء (مردانہ) نزد پبلک پارک سجاول	ٹی ایم اے سجاول		
		دو عوامی بیت الخلاء (زنانہ) زنانہ مسافر خانہ نزد گورنمنٹ گرلز کالج سجاول ٹائون			
		ایک عوامی بیت الخلاء (مردانہ) مین بس اسٹینڈ سجاول ٹائون نزد مسافر خانہ			
	شاہ بندر	چھ مردانہ اور چھ زنانہ عوامی بیت الخلاء درگاہ شاہ عقیق	ٹی ایم اے شاہ بندر		
		ایک زنانہ بیت الخلاء مین بس اسٹاپ چوہڑ جمالی			
		دو مردانہ اور دو زنانہ عوامی بیت الخلاء درگاہ مسکین شاہ			

	ٹھٹہ	عوامی بیت الخلاء کی تعمیر کی اسکیم کو بجٹ 2012-13 میں شامل کیا جائے گا۔
	میرپور ساکرو	
	گھوڑاباری	عوامی بیت الخلاء کی تعمیر کی کوئی اسکیم شروع نہیں کی گئی ہے۔
	میرپور بتھورو	
	جاتی	

۱۰۔ سرکاری مدعا کی فراہم کردہ تفصیلات کے پیش نظر، درخواست گزار نے بیان درج کرایا، جس میں اس نے کراچی میں مختلف مقامات پر عوامی بیت الخلاء کی سہولیات کی عدم دستیابی کی نشاندہی کی ہے۔ عرضی گزار کے دائر کردہ بیان کا حوالہ دینا موزوں ہوگا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

1. سی ڈی جی کے کے وکیل نے صرف آٹھ پارکوں کی فہرست پیش کی تھی اور باقی 78 پارکس اب بھی پبلک ٹوائلٹ کی سہولت سے محروم ہیں۔ ممتاز پارکوں کی فہرست بطور ضمیمہ "A" منسلک ہے۔

2. کراچی میں کل 182 قبرستان ہیں جن میں سے 163 مسلمانوں کے لیے اور 19 غیر مسلموں کے لیے ہیں، لیکن، وہاں "پبلک ٹوائلٹ کی سہولت" موجود نہیں ہے۔ ممتاز قبرستانوں کی فہرست بطور ضمیمہ "A-1" منسلک ہے۔

3. یہاں تقریباً 33 نمایاں مارکیٹس/شاپنگ سینٹرز ہیں، لیکن، وہاں کوئی "پبلک ٹوائلٹ کی سہولت" موجود نہیں ہے۔ مارکیٹوں کی فہرست ضمیمہ "A-2" کے طور پر منسلک ہے۔

4. یہاں تقریباً 42 نمایاں سڑکیں ہیں، لیکن، کوئی "پبلک ٹوائلٹ کی سہولت" موجود نہیں ہے۔ سڑکوں کی فہرست ضمیمہ "A-3" کے طور پر منسلک ہے۔

5. کراچی میں 970 سے زائد چوک/بس اسٹاپ ہیں اور سی ڈی جی کے نے اب تک 250 سے زائد بس اسٹاپ دکانیں کھولنے/کمرشل بل بورڈ وغیرہ کی نمائش کے لیے کرائے پر دیے ہیں، لیکن متعلقہ انتظامیہ ادھر پبلک ٹوائلٹ کی سہولت فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔

6. یہاں 133 سے زیادہ جنرل ہسپتال/کلینکس ہیں جن میں مریضوں کے وزٹرز/اٹینڈینٹس کے ساتھ ساتھ ان ہسپتالوں کے باہر انتظار کرنے والی گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے لیے پبلک ٹوائلٹ کی سہولت نہیں ہے۔

7. اسی طرح، صوبہ سندھ کے تمام شہروں اور قصبوں میں بھی اس طرح کے پبلک ٹوائلٹ کی سہولیات کی ضرورت ہے، جس کے لیے جواب دہندہ نمبر 1 ذمہ دار ہے۔

۱۱۔ اس موقع پر، یہ حوالہ دینا مناسب ہے کہ موہنجو دڑو کا قدیم شہر دریافت ہوا تھا۔ وادی سندھ کی تہذیب کا شہر تقریباً 2600 قبل مسیح میں بنایا گیا تھا۔ ماہرین آثار قدیمہ کے مطابق شہر میں عوامی بیت الخلاء ہو سکتے تھے۔ موہنجو دڑو سیوریج سسٹم کو دنیا کا پہلا نظام سمجھا جاتا ہے۔ شہر کے سیوریج سسٹم کی نہروں کو اینٹوں سے ختم کیا گیا تھا اور اس کے اوپر جراثیم کشی کے لیے خاص طور پر ٹریٹ کیے گئے چونے کے پتھر سے بچھایا گیا تھا۔ گلیوں کی نالیاں عام طور پر پکی ہوئی اینٹوں سے بنی ہوتی تھیں، جن میں کونے بنانے کے لیے خاص شکل کی اینٹوں سے ہوتا تھا۔ اینٹوں کو قریب سے لگایا گیا تھا اور مٹی کے مارٹر سے بند کیا گیا تھا۔ Gregory Possehl کی طرف سے دیکھا گیا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہی نالوں کو مزید اینٹوں سے دیواریں اونچا کر کے دوبارہ استعمال کیا گیا۔ نالے زیادہ تر ڈھکے ہوئے تھے اور زیر زمین چھپے ہوئے تھے۔ وہ پکی ہوئی اینٹوں کی ایک تہہ سے ڈھکے ہوئے تھے جو نالے کی اطراف کی دیواروں کے پار فلیٹ بچھا ہوا تھا۔ وسیع نالوں کو چونے کے پتھر کے بلاکس سے ڈھانپ دیا گیا تھا اور پھر مٹی کی تہہ سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ پانی اور چھوٹے ذرات بہہ جانے کے دوران تلچھٹ اور دیگر مواد کو جمع کرنے کے لیے نکاسی کے نظام میں چھوٹے آباد تالاب اور جال بنائے گئے تھے۔ ان کو وقتا فوقتا صاف کیا جائے گا اور "سبزی مائل بھوری ریت کے چھوٹے ڈھیروں سے تصدیق کی جاتی ہے جو ہم اکثر ان کے ساتھ ملتے ہیں۔"

سورس:

نالوں کے ساتھ موہنجوداڑو اسٹریٹ (پلیٹ 9، سر مورٹیمر وہیلر، ابتدائی ہندوستان اور پاکستان سے اشوکا، لندن، ٹیمز اور ہڈسن 1959)۔

پوسہل، جی ایل (2002)۔ سندھ کی تہذیب: ایک عصری تناظر۔ رووмین التمیرا۔

۱۲۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق بیت الخلا، پانی اور صفائی ستھرائی بہت بڑی سرمایہ کاری ہے، جہاں صفائی پر خرچ کیے جانے والے ہر ڈالر سے دنیا بھر کے افراد اور معاشرے کے لیے صحت کی دیکھ بھال کے اخراجات میں کمی کی صورت میں 5.50 امریکی ڈالر کی واپسی ہوتی ہے۔ کاش ہماری حکومت کو بھی یہی احساس ہوتا۔ اگرچہ پاکستان یو این او اور اس کی متعدد اتحادی ایجنسیوں جیسے ڈبلیو ایچ او، یونیسیف وغیرہ کا رکن ہے، پھر بھی ہم نے مختلف قراردادوں اور کنونشنز کی مکمل تعمیل نہیں کی جن پر ہم دستخط کرنے والے ہیں۔ پھر بھی، اسکول جانے والے بچوں کو خاص طور پر دیہی علاقوں میں حفظان صحت سے متعارف کرانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔

۱۳۔ فاطمہ شہریار کی رپورٹ کے مطابق، 2018 میں یونیسیف نے صوبہ کے تمام سرکاری اسکولوں میں بیت الخلا کی تعمیر اور ہاتھ دھونے کے اسٹیشنوں کی تنصیب کے لیے پنجاب حکام کی مدد کے لیے ایک پروگرام شروع کیا۔ طلباء کو واش کلبوں میں منظم کیا گیا اور حفظان صحت کو فروغ دینے کی تربیت دی گئی۔ یونیسیف نے برطانیہ کے محکمہ برائے بین الاقوامی ترقی (DFID) کے تعاون سے اب تک 10,000 سے زیادہ خاندانوں کو ان کے گھروں میں بیت الخلا بنانے میں مدد کی ہے۔ اس منصوبے نے تقریباً 500 اسکولوں کو بھی فائدہ پہنچایا ہے، جس میں 2,000 اساتذہ اور تقریباً 100,000 طلباء کو متحرک کیا گیا ہے۔ اس قسم کے اقدامات ملک کے لیے امید افزا ہیں، لیکن ہمیں ان سہولیات کو پسماندہ لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنی کوششوں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔

۱۴۔ آگے بڑھنے سے پہلے یہ بتانا مناسب ہوگا کہ غیر ترقی یافتہ ممالک میں خواتین کے لیے عوامی بیت الخلاء کی اہمیت محض سہولت سے کہیں زیادہ ہے۔ اس میں صحت، حفاظت، وقار، اور صنفی مساوات سے متعلق اہم مسائل شامل ہیں۔ اس میں صنفی مساوات، اور خواتین کی ملازمت کی پالیسی (GEWE) پر زور دیا گیا جو "UNWOMEN" نے سال 2019-20201 میں خواتین کی ترقی کے محکمے حکومت سندھ کے تعاون سے تیار کی تھی، تاکہ ضمانت کے ذریعے سماجی، سیاسی اور عوامی سرگرمیوں میں خواتین کی شرکت کو بڑھایا جا سکے۔ ان کے لیے تمام بنیادی ضروریات بشمول بیت الخلا (پالیسی کے صفحہ 39، 40 اور 62 دیکھیں)۔ اس کے باوجود، یہاں کچھ اہم وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ان خطوں میں خواتین کے لیے پبلک ٹوائلٹ خاص طور پر اہم ہیں:

۱۔ صحت اور حفظان صحت: صاف اور محفوظ بیت الخلاء تک رسائی کی کمی خواتین کے لیے صحت کے مختلف مسائل کا باعث بن سکتی ہے، بشمول پیشاب کی نالی کے انفیکشن، گردے کے انفیکشن، اور حفظان صحت سے متعلق دیگر بیماریاں۔ صفائی کی مناسب سہولیات ان حالات کے خطرے کو کم کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

۲۔ ماہواری سے متعلق صحت کا انتظام: غیر ترقی یافتہ ممالک میں بہت سی خواتین اور لڑکیوں کو صفائی کی ناکافی سہولیات کی وجہ سے ماہواری کی صفائی کے انتظام میں چیلنجز کا سامنا ہے۔ یہ صحت کے مسائل اور اسکول یا کام سے غیر حاضری کا باعث بن سکتا ہے، غربت اور عدم مساوات کے دور کو جاری رکھ سکتا ہے۔

۳۔ حمل اور بچے کی دیکھ بھال: حاملہ خواتین اور شیر خوار بچوں کے ساتھ ماؤں کو لنگوٹ تبدیل کرنے، دودھ پلانے اور حمل سے متعلق ضروریات کا انتظام کرنے کے لیے صاف اور نجی سہولیات کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ حفاظت اور سلامتی: محفوظ، قابل رسائی بیت الخلاء کی عدم موجودگی خواتین کو کھلے میں، اکثر اندھیرے کی آڑ میں رازداری کو برقرار رکھنے کے لیے مجبور کرتی ہے۔ اس سے انہیں ہراساں کرنے، تشدد اور جانوروں کے حملوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ محفوظ صفائی کی سہولیات ان خطرات کو نمایاں طور پر کم کر سکتی ہیں۔

۵۔ رازداری اور وقار: خواتین اور لڑکیوں کے وقار اور خود اعتمادی کے تحفظ کے لیے نجی صفائی کی سہولیات تک رسائی بہت ضروری ہے۔ یہ انہیں اپنی حفظان صحت کی ضروریات کو احتیاط اور آرام سے سنبھالنے کی اجازت دیتا ہے۔

٦۔ تعلیمی اور معاشی مشغولیت کو بڑھانا: بیت الخلا کی سہولیات کی عدم موجودگی لڑکیوں کی اسکول میں حاضری اور شرکت کو غیر متناسب طور پر متاثر کرتی ہے، خاص طور پر ان کی ماہواری کے دوران۔ اسی طرح، افرادی قوت اور اجتماعی زندگی میں خواتین کی مکمل شمولیت کو روک دیا گیا ہے۔ مناسب صفائی کی فراہمی اسکول میں حاضری بڑھانے اور خواتین کو معیشت میں فعال حصہ لینے کے قابل بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

۷۔ صنفی عدم مساوات کو کم کرنا: عوامی بیت الخلاء کی فراہمی، جو خواتین کی ضروریات کو پورا کرتی ہے، صنفی مساوات کی طرف ایک قدم ہے۔ یہ خواتین اور لڑکیوں کی صفائی ستھرائی کی مخصوص ضروریات کو تسلیم کرتا ہے اور ان پر توجہ دیتا ہے، جس سے زیادہ جامع اور مساوی معاشرے کو فروغ ملتا ہے۔

۸۔ کمیونٹی کی بہبود اور ماحولیاتی صحت: صفائی کی مناسب سہولیات پانی کے ذرائع اور ماحول کو آلودہ ہونے سے روکنے میں مدد کرتی ہیں، اس طرح کمیونٹیز کی مجموعی صحت اور بہبود میں مدد ملتی ہے۔

۱۵۔ خلاصہ یہ کہ غیر ترقی یافتہ/ پسماندہ ممالک میں خواتین کے لیے عوامی بیت الخلاء کی فراہمی صرف صحت عامہ اور حفظان صحت کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ ایک کثیر جہتی مسئلہ ہے جو حفاظت، رازداری، صنفی مساوات اور نصف آبادی کی معاشی اور تعلیمی شرکت سے متعلق ہے۔ اس لیے حکومتوں، این جی اوز اور بین الاقوامی تنظیموں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ صفائی کے بنیادی ڈھانچے کو ترجیح دیں اور اس میں سرمایہ کاری کریں، جو خواتین اور لڑکیوں کی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔

۱٦۔ دیہی علاقوں میں عوامی بیت الخلاء کا ایک اور اہم مسئلہ کثیر جہتی ہے، جس میں رسائی، دیکھ بھال، ثقافتی اصولوں اور فنڈنگ سے متعلق چیلنجز شامل ہیں۔ مقامی کونسلیں ان چیلنجوں سے نمٹنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، کیونکہ وہ متاثرہ کمیونٹیز کے سب سے زیادہ قریب ہوتی ہیں اور انہیں مقامی حل کو نافذ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یہاں مسائل اور مقامی کونسلوں کے کردار پر گہری نظر ہے:

۱۔ دیہی علاقوں میں عوامی بیت الخلاء سے متعلق مسائل رسائی اور دستیابی: دیہی علاقوں میں اکثر عوامی بیت الخلاء کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جس کی وجہ سے رہائشی کھلے میں رفع حاجت کا سہارا لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ رسائی کی یہ کمی جغرافیائی چیلنجز، محدود انفراسٹرکچر اور ناکافی فنڈنگ کی وجہ سے ہو سکتی ہے۔

۲۔ دیکھ بھال اور صفائی: یہاں تک کہ جب بیت الخلاء دستیاب ہوں، وسائل کی رکاوٹوں کی وجہ سے ان کی مناسب دیکھ بھال نہیں کی جا سکتی ہے، جس کی وجہ سے غیر صحت بخش حالات پیدا ہوتے ہیں، جو استعمال کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور صحت کو خطرات لاحق ہوتے ہیں۔

۳۔ ثقافتی اصول اور طرز عمل: کچھ دیہی برادریوں میں، ثقافتی اصولوں یا حفظان صحت کے طریقوں کے بارے میں بیداری کی کمی کی وجہ سے مشترکہ یا عوامی بیت الخلاء کے استعمال میں مزاحمت ہو سکتی ہے۔

۴۔ صنفی مخصوص ضروریات: دیہی عوامی بیت الخلاء اکثر خواتین اور لڑکیوں کی مخصوص ضروریات کو پورا نہیں کرتے، جیسے ماہواری کی صفائی کے انتظام کی سہولیات، جو ان کے استعمال کو روک سکتی ہیں اور صنفی عدم مساوات کو بڑھا سکتی ہیں۔

۵۔ فنڈنگ اور وسائل کی تقسیم: شہری علاقوں کے مقابلے دیہی علاقوں کو اکثر صفائی کے بنیادی ڈھانچے کے لیے کم توجہ اور فنڈنگ ملتی ہے، جس کے نتیجے میں سہولیات ناکافی ہوتی ہیں۔

۶۔ مقامی کونسلوں کا کردار منصوبہ بندی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی: مقامی کونسلیں عوامی بیت الخلا کی سہولیات کی منصوبہ بندی اور ترقی کے لیے ذمہ دار ہیں۔ اس میں اسٹریٹجک مقامات کی نشاندہی کرنا، کمیونٹی کے تمام ممبران کے لیے بیت الخلاء تک رسائی کو یقینی بنانا، اور صنف کے لحاظ سے ڈیزائن کی خصوصیات کو شامل کرنا شامل ہے۔

۷۔ دیکھ بھال اور دیکھ بھال: اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ عوامی بیت الخلاء حفظان صحت اور استعمال میں محفوظ ہیں، باقاعدہ دیکھ بھال اور صفائی بہت ضروری ہے۔ مقامی کونسلوں کو ان سہولیات کی مسلسل دیکھ بھال کے لیے وسائل مختص کرنے کی ضرورت ہے۔

۸۔ کمیونٹی کی مصروفیت اور تعلیم: کمیونٹی کی ضروریات اور ترجیحات کو سمجھنے کے لیے ان کے ساتھ مشغول ہونا ضروری ہے۔ مقامی کونسلیں صفائی کی اہمیت، حفظان صحت کے طریقوں، اور عوامی بیت الخلاء کے صحیح استعمال اور دیکھ بھال کے بارے میں آگاہی مہم چلا سکتی ہیں۔

۹۔ فنڈنگ اور شراکت: مقامی کونسلوں کے لیے فنڈنگ کا تحفظ ایک اہم چیلنج ہے۔ وہ فنڈنگ کے مختلف ذرائع تلاش کر سکتے ہیں، بشمول سرکاری گرانٹس، این جی اوز کے ساتھ شراکت داری، اور کمیونٹی کی شراکت۔ جدید فنانسنگ میکانزم، جیسے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ، پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۔ نگرانی اور تشخیص: باقاعدگی سے نگرانی اور تشخیص کے طریقہ کار کو نافذ کرنے سے عوامی بیت الخلاء کی تاثیر کا اندازہ لگانے اور بہتری کے لیے علاقوں کی نشاندہی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ صارفین کے تاثرات مستقبل کے اقدامات کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

۱۱۔ پالیسی اور ضابطہ: مقامی کونسلیں ایسی پالیسیوں کی وکالت اور ان پر عمل درآمد کر سکتی ہیں جو صفائی اور صحت عامہ کو ترجیح دیتی ہیں، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ وسیع تر قومی حکمت عملیوں میں دیہی علاقوں کو نظرانداز نہ کیا جائے۔

۱۷۔ آخر میں، دیہی علاقوں میں عوامی بیت الخلاء کے چیلنجوں سے نمٹنے میں مقامی کونسلوں کا اہم کردار ہے۔ اسٹریٹجک منصوبہ بندی، کمیونٹی کی شمولیت، اور فنڈنگ کے جدید حل کے ذریعے، وہ عوامی صفائی کی سہولیات تک رسائی اور معیار کو نمایاں طور پر بہتر بنا سکتے ہیں، اس طرح دیہی برادریوں کی صحت، وقار اور بہبود کو بڑھا سکتے ہیں۔

۱۸۔ بیماریوں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے صاف اور فعال عوامی بیت الخلاء تک رسائی بہت ضروری ہے۔ عوامی بیت الخلا ہر کسی کے لیے قابل رسائی ہونا چاہیے، قطع نظر اس کے کہ عمر، جنس یا جسمانی قابلیت ہو۔ مناسب طریقے سے ڈیزائن کی گئی سہولیات معذور افراد، چھوٹے بچوں والے والدین، اور بوڑھوں کو ایڈجسٹ کرتی ہیں۔ صاف ستھرے، اچھی طرح سے دیکھ بھال کرنے والی بیت الخلاء کسی شرمندگی یا مداخلت کے بغیر ذاتی حفظان صحت کے لیے ایک محفوظ جگہ پیش کرتی ہے۔ سیاح اور مسافر اپنے سفر کے دوران عوامی بیت الخلاء پر انحصار کرتے ہیں۔ ناکافی سہولیات والے شہر زائرین/سیاحوں پر منفی تاثر چھوڑنے کا خطرہ رکھتے ہیں۔ اچھی طرح سے رکھی گئی اور اچھی طرح سے دیکھ بھال کرنے والی بیت الخلاء رہائشیوں اور زائرین کے لیے مجموعی معیار زندگی کو بڑھا کر شہری ترقی میں اپنا حصہ ڈالتی ہیں۔ پانی کی بچت کے فکسچر اور ماحول دوست طرز عمل سے لیس عوامی بیت الخلا پانی کے تحفظ اور ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مناسب فضلہ کو ٹھکانے لگانے سے مٹی اور آبی ذخائر کو آلودہ ہونے سے روکتا ہے۔ عوامی بیت الخلاء محض سہولتیں نہیں ہیں۔ وہ ایک مہذب معاشرے کے لازمی اجزاء ہیں جیسا کہ آئین میں ایک باوقار زندگی کے حق کے حصے کے طور پر ضمانت دی گئی ہے جیسا کہ محترمہ شہلا ضیاء میں تشریح کی گئی ہے کہ - صحت مند ماحول کا حق زندگی کے بنیادی حق اور وقار کے حق کا پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 9 اور 14 کے تحت حصہ تھا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ لفظ "زندگی" انسانی وجود کے تمام پہلوؤں، ایسی تمام سہولیات اور سہولیات کا احاطہ کرتا ہے جن سے ایک شخص قانونی اور آئینی طور پر وقار کے ساتھ لطف اندوز ہونے کا حقدار ہے۔

۱۹۔ اب اس موڑ پر، آئین پاکستان کے آرٹیکل 14 کا حوالہ دینا مناسب ہوگا، جس کا تعلق انسان کے وقار سے ہے، اور آرٹیکل 25 میں متعین کردہ مساوات اور عدم امتیاز کے لیے بنیادی مینڈیٹ۔ پاکستان کا آئین کہتا ہے کہ جنس، ذات، نسل یا نسل سے قطع نظر ایسے تمام شہریوں کے لیے ضروریات زندگی، جیسے خوراک، لباس، مکان، تعلیم اور طبی امداد فراہم کریں، جو مستقل یا عارضی طور پر اپنی روزی کمانے سے قاصر ہوں۔ کمزوری، بیماری یا بے روزگاری کا حساب۔ آئین، بنیادی حقوق اور تمام شہریوں کی سماجی اور نسلی شمولیت کے ایک جامع کیٹلاگ کے ساتھ، انسانی حقوق کے تحفظ کا بنیادی ذریعہ ہے اور تمام شہریوں کو سماجی انصاف فراہم کرتا ہے بشمول مختلف معذور افراد۔ یہ ایسے طبقے کے افراد کے حقوق کی کسی بھی خلاف ورزی کے خلاف ایک ڈھال کا کام کرتا ہے۔ میسرز الرحام ٹریولز اینڈ ٹورز کیس میں سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ: ''انسان انفرادی یا اجتماعی ترقی کے لیے نہیں سوچ سکتا جب وہ زندگی کی بنیادی ضروریات جیسے کہ کم سے کم خوراک، لباس اور مکان کو پورا نہیں کر سکتا۔ زندگی کی ان بنیادی ضروریات کا حق بنیادی اور بنیادی طور پر ایک معاشی حق ہے۔ اس لیے اسے لازمی طور پر نافذ کرنا ہوگا۔ مذکورہ وعدوں کے علاوہ، پاکستان، اقوام متحدہ کے مختلف چارٹر پر دستخط کنندہ کے طور پر، ان بین الاقوامی دستاویزات کے اندر موجود اصولوں اور مقاصد کو برقرار رکھنے کا پابند ہے۔ یہ پابندی اقوام متحدہ کے نظام کی طرف سے مقرر کردہ عالمی معیارات کے لیے قوم کی لگن کی عکاسی کرتی ہے۔

۲۰۔ یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس (UDHR) امید کی کرن کے طور پر کھڑا ہے۔ ایک سنگ میل دستاویز جو سرحدوں اور ثقافتوں سے ماورا ہے۔ متنوع قانونی اور ثقافتی پس منظر سے تعلق رکھنے والے نمائندوں کی طرف سے تیار کردہ، UDHR کا اعلان 10 دسمبر 1948 کو پیرس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے کیا تھا۔ اس نے بنیادی انسانی حقوق کو واضح کیا، جن کا عالمی طور پر تحفظ ہونا چاہیے۔ اس یادگار اعلان کا 500 سے زائد زبانوں میں ترجمہ کیا جا چکا ہے، جس کی گونج پوری دنیا میں سنائی دے رہی ہے۔ بنیادی اصول: انسانی وقار اس کے قلب میں انسانی خاندان کے تمام افراد کے موروثی وقار اور مساوی، ناقابل تنسیخ حقوق کی پہچان ہے۔ UDHR دلیری کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ ہر فرد اور ہر سماجی ادارے کو ان حقوق اور آزادیوں کے احترام کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ یہ محض ایک قانونی دستاویز نہیں ہے۔ یہ ایک اخلاقی کمپاس ہے جو انسانیت کو آزادی، انصاف اور امن کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ صفائی ستھرائی: وقار کا معاملہ، بہت سے دوسرے انسانی حقوق کے مسائل سے زیادہ، انسانی وقار کے تصور کو ابھارتا ہے۔

۲۱۔ صنفی مساوات کا لنک: صفائی ستھرائی محض بنیادی ڈھانچے کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ انسانی وقار کا معاملہ ہے. جب افراد کو صفائی کی مناسب سہولیات تک رسائی حاصل نہیں ہوتی ہے تو ان کے حقوق سے سمجھوتہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر کھلے میں رفع حاجت کے بہت دور رس نتائج ہوتے ہیں، بشمول غذائیت کی کمی، سٹنٹنگ، اور اسہال کی بیماریوں میں اضافہ۔ مزید برآں، ناکافی صفائی سے وابستہ شرم صنفی عدم مساوات کو برقرار رکھتی ہے۔

۲۲۔ مناسب معیار زندگی کے حق سے ماخوذ: اگرچہ اقتصادی، سماجی اور ثقافتی حقوق کے بین الاقوامی معاہدے کے اندر واضح طور پر شمار نہیں کیا گیا ہے، لیکن صفائی کے حق کو مناسب معیار زندگی کے حق کے مضمرات کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ، صفائی ستھرائی انسانی فلاح و بہبود، صحت اور باطنی وقار کی بنیاد کے طور پر کھڑا ہے۔ ایک دعویٰ جو اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے آرٹیکل 12 اور 25 کی دفعات میں مضبوطی سے جڑا ہوا ہے۔ مزید برآں، الجہاد ٹرسٹ کے مشہور مقدمے میں پیش کی گئی تاریخی قانونی نظیر کی طرف مناسب طور پر حوالہ دیا جا سکتا ہے جس میں عدالت عظمیٰ نے یہ کہا تھا کہ:

- آئین میں درج بنیادی حقوق درحقیقت ان باتوں کی عکاسی کرتے ہیں جو انسانی حقوق کے عالمی اعلامیہ کے کچھ آرٹیکلز میں فراہم کیے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ، سابقہ کی تشکیل کرتے ہوئے، مؤخر الذکر کا حوالہ دیتی ہے اگر دونوں کے درمیان اس مقصد کے ساتھ کوئی تضاد نہیں ہے کہ لبرل تعمیر کو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے اور قوموں کی برادری کے ساتھ یکسانیت حاصل کرنے کے لیے ہو۔"

۲۳۔ سندھ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے پارٹ 2 میں بیان کردہ عوامی بیت الخلاء سے متعلق قابل اطلاق قانونی شق کا حوالہ دینا یہاں مناسب ہوگا، جو کہ درج ذیل ہے:-

۲۔ عوامی بیت الخلاء۔

1) ایک کارپوریشن، میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹی اور اگر حکومت کی طرف سے ضرورت ہو، مناسب جگہوں پر ہر جنس کے الگ الگ استعمال کے لیے کافی تعداد میں عوامی بیت الخلاء فراہم اور برقرار رکھے گی، اور اسے مناسب طریقے سے رکھنے اور برقرار رکھنے کا سبب بنائے گی۔

2) کسی بھی عوامی احاطے یا زمین کا قبضہ کرنے والا جس سے کوئی لیٹرین یا پیشاب خانہ تعلق رکھتا ہے متعلقہ کونسل کے اطمینان کے لیے ایسی لیٹرین یا پیشاب خانے کو مناسب حالت میں رکھے گا اور اس مقصد کے لیے ایسے عملے کو ملازم رکھے گا جو ضروری ہو یا جیسا کہ کونسل کے ذریعے بیان کیا گیا ہو۔

3) جہاں کوئی بھی احاطہ پرائیوی یا پیشاب کی رہائش کے ساتھ ہو، یا مناسب پرائیوی یا پیشاب کی رہائش کے بغیر ہو، یا پرائیوی یا پیشاب کی جگہ قابل اعتراض ہو، متعلقہ کونسل نوٹس کے ذریعے ایسے احاطے کے مالک سے مطالبہ کر سکتی ہے:

a. ایسی یا اس طرح کی اضافی نجی یا یورینل کی سہولت فراہم کرنے کے لئے جو نوٹس میں بیان کیا گیا ہے؛ یا

b. موجودہ پرائیوی یا یورینل کی سہولت میں ایسی ساختی یا دیگر تبدیلیاں کرنا جیسا کہ اس طرح بیان کیا گیا ہو؛ یا

c. پریوی یا یورینل کو ہٹانے کے لئے؛ اور

d. جہاں زیر زمین سیوریج کا نظام موجود ہے، کسی بھی پرائیوی یا یورینل کی سہولت کے لیے منسلک پرائیوی یا منسلک یورینل کی سہولت کو بدلنے کے لیے۔

صوبہ سندھ کے حوالے سے، چونکہ یہ فنکشن مذکورہ شق کے تحت ٹاؤن میونسپل کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں آتا ہے، ہر ٹاؤن میونسپل کارپوریشن آزادانہ طور پر اپنے دائرہ اختیار میں ایسے عوامی بیت الخلاء قائم کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کی پابند ہے۔

۲۴۔ مزید برآں، سندھ سینیٹیشن پالیسی 2017، جس کی باقاعدہ منظوری وزیر اعلیٰ سندھ نے 17.05.2017 کو نوٹیفائی کی تھی۔ یہ پالیسی صفائی کی خدمات کو بڑھانے اور سندھ کے شہریوں کے لیے حفظان صحت کے ماحول کو فروغ دینے کے مقصد سے قائم کی گئی تھی۔ تاہم، ایسا لگتا ہے کہ اس پالیسی کی شرائط کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنا ابھی باقی ہیں۔

۲۵۔ اس بات پر زور دینے کی ضرورت ہے کہ ملک میں محفوظ، صاف ستھرا اور حفظان صحت کے ماحول کو یقینی بنانے کے حوالے سے کافی قانون سازی، پالیسیاں اور چارٹر بنائے گئے ہیں، لیکن اس پر عمل درآمد شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اور نہ ہی عوام نے اس پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا ہے، سوائے چند درخواستوں کے۔ خاص طور پر بیت الخلاء کے قیام اور دیکھ بھال کے حوالے سے نہیں، شاید بیداری اور دلچسپی کی کمی کی وجہ سے، دوسرا یہ کہ ایک عام مسئلہ ہے، حالانکہ اس کا انفرادی مسئلہ بھی ہے۔ بیت الخلا کی زیادہ تر ضرورتیں عوامی مقامات پر محسوس کی جاتی ہیں، جہاں مختلف شہروں کے لوگ، مسافر یا سیاح آتے ہیں مثلاً بس اسٹاپ، ریلوے اسٹیشن یا پارکس وغیرہ۔ پھر بھی ان قوانین اور پالیسیوں کے نفاذ کو صرف رٹ تک محدود نہیں بلکہ مناسب فورمز کے افراد سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ دائرہ کار. بہر حال، پاکستان پینل کوڈ بالترتیب دفعہ 268 سے 291 کے تحت سزا فراہم کرتا ہے، ساتھ ہی U/دفعہ 133 اور 143 ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ کو بامعنی اختیار فراہم کرتا ہے کہ وہ شکایت یا موصول ہونے والی معلومات پر نوٹس لے کر پریشانی کو دور کر سکتا ہے، خاص طور پر عدم دستیابی کی صورت میں۔ بیت الخلا کی دیکھ بھال، جس سے عوام کو بڑے پیمانے پر استعمال کرنے یا نہ کرنے میں پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لیے ایسی شکایت کا آزادانہ طور پر غور

کیا جائے گا اور میرٹ پر فیصلہ کیا جائے گا، بشمول عوامی کارکنوں کے خلاف ان کی برقرار رکھنے میں ناکامی کی صورت میں۔

۲۶۔ حکومت سندھ، کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (KDA)، ملیر ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MDA)، کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) اور ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کی بنیادی ذمہ داری دیانتداری کے ساتھ تعمیرات، احتیاط سے دیکھ بھال، اور بغیر کسی رکاوٹ کے رسائی کو ترجیح دینا ہے۔ عوامی بیت الخلاء کی. ان سہولیات کو سوچ سمجھ کر ڈیزائن کیا جانا چاہیے تاکہ خواتین، مختلف طور پر معذور افراد اور بزرگوں کی مخصوص ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔ ایسے اقدامات کو اپنانے سے، یہ حکام نہ صرف اندرونی انسانی وقار کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ حفظان صحت کو بھی فعال طور پر فروغ دیتے ہیں، اس طرح صحت مند اور زیادہ جامع کمیونٹیز کے قیام کو فروغ دیتے ہیں۔

۲۷۔ مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق، یہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سندھ کے سیکریٹری کے ساتھ ساتھ خواتین کی ترقی کے محکمے پر بھی فرض ہے کہ وہ سندھ سینیٹیشن پالیسی 2017 پر مستعدی سے عمل درآمد کریں۔ صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کی پالیسی 2017، خط اور روح دونوں میں۔ مزید برآں، سندھ کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری، کراچی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (KDA) کے ڈائریکٹر جنرل، ملیر ڈیولپمنٹ اتھارٹی (MDA) اور کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (KMC) کے میئر کو اسٹیبلشمنٹ، وجود سے متعلق جامع رپورٹس پیش کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ اور عوامی بیت الخلاء کی باقاعدگی سے دیکھ بھال۔ ان رپورٹوں کو مختلف عوامی مقامات کے اندر واقع تمام عوامی بیت الخلاء کی حالت اور آپریشنل حیثیت کا تازہ ترین جائزہ فراہم کرنا چاہیے۔ یہ ہدایت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کرتی ہے کہ طے شدہ صفائی اور صنفی مساوات کی پالیسیاں محض رسمی نہیں ہیں، بلکہ عوامی سہولیات کی ٹھوس بہتری کے لیے فعال طور پر نافذ اور ظاہر ہوتی ہیں۔ تمام شہریوں کے لیے ایک جامع اور حفظان صحت کے ماحول کو فروغ دینے کے لیے ان پالیسیوں کا باریک بینی سے عمل درآمد ضروری ہے۔

۲۸۔ اس حکم کی وجہ سے، ڈویژنل سطح پر، کمیٹیاں اپنے متعلقہ ڈویژنوں کی نمائندگی کرنے والے کمشنروں کی چوکس نگرانی میں طریقہ کار سے تشکیل دی جائیں گی۔ یہ کمیٹیاں متعلقہ ڈپٹی کمشنرز، میئرز، ٹاؤن میونسپل کارپوریشنز کے چیئرمینوں اور تمام متعلقہ محکموں پر مشتمل ہوں گی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ کراچی شہر میں اس کمیٹی کی قیادت کراچی کے میئر کے پاس ہوگی۔

کمیٹیوں کا مینڈیٹ

(i) ان کمیٹیوں کا بنیادی مینڈیٹ دو گنا ہے: پہلا، عوامی بیت الخلاء کی بحالی اور دیکھ بھال کی تندہی سے نگرانی کرنا۔ اور دوسرا، خاص طور پر عوامی مقامات اور سرکاری احاطے میں خواتین کے لیے عوامی بیت الخلاء مختص کرنا۔

(ii) یہ ان کمیٹیوں پر فرض ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ ضروری سہولتیں چلتی رہیں، بغیر کسی مالی بوجھ کے قابل رسائی (مفت)، رکاوٹوں کے بغیر، اور بے لاگ طریقے سے برقرار رہیں۔

(iii) ان کمیٹیوں کو عوامی شراکت داری کے ذریعے بلٹ رن اور ٹرانسفر سے تحریک حاصل کرتے ہوئے ان عوامی بیت الخلاء کی موثر انتظامیہ کے لیے مستقبل کی حکمت عملی تیار کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔

(iv) اس اسٹریٹجک نقطہ نظر میں ہموار انتظام، مساوی تقسیم، اور ان سہولیات کے بہترین استعمال کو شامل کرنا چاہیے۔

(v) اس کے علاوہ، تعمیل کو نافذ کرنے کے لیے، صوبے بھر کے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار سے اسسٹنٹ کمشنرز کو نامزد کریں۔ یہ مقرر کردہ اہلکار باقاعدگی سے معائنہ کرنے کے لیے ضلع کونسلوں/ ٹاؤن میونسپل کارپوریشنوں کے چیئرمینوں کے ساتھ قریبی تعاون کریں گے۔

(vi) ان معائنوں کا مقصد اس بات کی تصدیق کرنا ہے کہ عوامی بیت الخلاء کے لیے مختص کیے گئے علاقے تجاوزات سے پاک ہیں اور صرف اپنے مطلوبہ مقصد کے لیے وقف ہیں۔

(vii) ان سہولیاتی پلاٹوں پر کسی قسم کی تجاوزات کا پتہ چلنے کی صورت میں، ایسی خلاف ورزیوں کو درست کرنے کے لیے فوری اور فیصلہ کن کارروائی کی جانی چاہیے اور عوامی بیت الخلاء کے لیے مختص پلاٹوں کو حقوق کے ریکارڈ میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

(viii) متاثرہ جگہوں کی فوری بحالی، تمام ضروری سہولیات سے آراستہ، اور ان کے صحیح کام پر بحال ہونا چاہیے۔

۲۹۔ آخر میں، ایک وسیع آگاہی مہم شروع کی جائے، جس کا مقصد شہریوں کو ان ناگزیر سہولیات تک رسائی کے ان کے بنیادی حق کے بارے میں آگاہی فراہم کرنا ہو۔ عوامی بیت الخلاء کی دستیابی، محل وقوع اور اہمیت کے بارے میں معلومات کی عوامی ترسیل ایک حفظان صحت اور جامع شہری ماحول کو فروغ دینے کے لیے بہت ضروری ہے۔ ہدایت کے مطابق، ان اقدامات کی پیش رفت اور تعمیل کے بارے میں جامع رپورٹس اس عدالت کے MIT-II کے ذریعے چیمبروں میں ہمارے محتاط جائزہ کے لیے پیش کی جائیں گی۔ چیف سیکریٹری سندھ اور ایڈیشنل چیف سیکریٹری لوکل گورنمنٹ اس کے مطابق تعمیل کریں گے۔ فاضل رجسٹرار اور ایڈیشنل MIT-II آرڈر کی تعمیل کے ساتھ ساتھ اسے آفیشل ویب سائٹ پر سندھی اور اردو زبانوں میں اپ لوڈ کرنے کو یقینی بنائیں گے۔

۳۰۔ آخر میں، فوری درخواست کو اوپر بیان کردہ شرائط کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔

جج

جج

ساجد